بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عید الفطر

کے چند احکام و آداب

عید عربی زبان کے لفظ 'عود' سے ماخوذ ہے جس کے معنیٰ 'لوٹنا یا پلٹ کر آنا' ہے، لہذا عید ڈھیر ساری خوشیوں سمیت بار بار تکرار سے لوٹ کر آنے والے دن کو کہا جاتا ہے۔ تمام انسان یہ پسند کرتے ہیں کہ ان کے لئے کوئی نہ کوئی تہوار ہونا چاہئے جس میں وہ سب جمع ہو کر اپنی خوشیوں اور فرحتوں کا اظہار کریں۔ ہر قوم کی عید اور تہوار ہوتا ہے اور مسلمانوں کی صرف اور صرف دو عیدیں اور تہوار ہیں: عید الاضحیٰ اور عید الفطر۔

چند احکام و آداب:

درج ذیل سطور میں عید الفطر سے معلق چند احکام و آداب کا مختصر تذکرہ پیش خدمت ہے:

1۔ رمضان المبارک کے روزوں کے اختتام اور قیام اللیل کے اتمام پر اللہ تعالی کا شکر ادا کیا جائے، دانستہ یا نادانستہ کوتاہیوں پر مغفرت طلب کی جائے۔ رمضان رخصت ہو رہا ہے اور اللہ تعالی 'مزدور' کو 'مزدوری' دینے جا رہا ہے۔ ہمیں اپنا محاسبہ کرنا چاہئے کہ ہم نے اس ایک مہینہ میں کیا کھویا اور کیا پایا؟ خود کو اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے محفوظ رکھنے کی کوشش کی یا نہیں؟ اپنی مغفرت

کرائی یا نہیں؟ اس لئے ہمیں اس رات اپنے اعمال کا جائزہ لینا چاہئے اور دعاؤں کا خصوصی اہتمام کرنا چاہئے یا کم از کم ایسے اعمال سے اجتناب کرنا چاہئے جو اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دیتے ہوں۔ مگر عمومی طور پر معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے، اسی آخری دن اور اسی رات بازاروں میں مرد و زن خصوصاً نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کا اس قدر اختلاط ہوتا ہے کہ اللہ کی پناہ۔۔۔ شانوں سے شانے ٹکراتے ہیں، غیر محرموں کے ساتھ ہنسی مذاق ہوتا ہے، وغیرہ۔ یہ کام اس وقت انجام پاتے ہیں جب رمضان کو گزرے ہوئے ایک دن بھی نہیں ہوتا اور ان کو عید کے نام پہ کیا جاتا ہے۔ جبکہ عید رمضان المبارک کے ذریعہ ایک مہینہ کی ٹریننگ کے بعد تربیت کو ناپنے کا ذریعہ ہے کہ اب ہم اس خوشی کے موقعہ پر کون سا رویہ اختیار کریں گے؟ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کا؟ یا پھر شیطان کا؟!!!

2۔ عید (یا کسی بھی مہینہ) کا چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھنی چاہئے: "اللّٰهُ أَكبَر، اللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى، رَبُّنَا وَ رَبُّكَ اللّٰه"

ترجمہ: ''اللہ اکبر، اے اللہ! ہم پر اس چاند کو خیر و ایمان اور سلامتی و اسلام کے ساتھ طلوع فرما، (اے چاند) مرا اور تیرا رب اللہ ہے۔''

3۔ تکبیرات (جیسے: الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله و الله اكبر الله اكبر و لله الحمد وغیرہ) کا اہتمام کریں۔ تکبیرات ماہ رمضان کے آخری دن (یعنی عید کی رات) غروب آفتاب کے بعد شروع کریں اور اگلے روز نماز عید تک جاری رکھیں۔ مردوں کے لئے مستحب ہے کہ وہ بازاروں، گھروں، راستوں، مسجدوں، عام بیٹھکوں اور عید گاہ جاتے وقت بلند آواز سے تکبیر کہیں، جبکہ عورتیں اگر تنہائی میں ہوں تو بلند آواز میں ورنہ دھیمے سے۔ نوجوان طبقہ عموماً آپس میں ہو ہا اور دنیا بھر کی بکواس کرتا ہوا عید گاہ جاتا ہے، اس سے اجتناب کرنا چاہئے تاکہ اللہ کی حمد ہو اور دوسرے محسوس کریں کہ آج

کوئی خاص دن ہے۔

4۔ صدقہ فطر اگر ادا نہ کیا ہو تو نماز عید سے پہلے پہلے ادا کریں۔ روزے کے دوران انسان سے جو بھول چوک یا غلطیاں سرزد ہوتی ہیں ان کی تلافی کے لئے ہر چھوٹے بڑے، امیر غریب، عاقل وغیر عاقل غرض تمام مسلمانوں پر (بغیر مسکین کے) صدقہ فطر واجب ہے۔

5۔ بروز عید صبح سویرے غسل کرنا، عمدہ لباس پہننا، خوشبو لگانا، جائز زیب و زینت اختیار کرنا مسنون و مستحب عمل ہے۔ لیکن عورتیں گھر سے بناؤ سنگھار کر کے اس طرح نہ نکلیں کہ مردوں کے فتنہ کا باعث بنیں۔ لہذا خوشبو لگانا یا ایسا لباس زیب تن کرنا کہ جس کی طرف مرد متوجہ ہوں اس کے لئے حرام ہے۔ اسی طرح عورت مردوں سے الگ ہو کر اور راستے کے کنارے دب کر چلیں۔ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: ''جب عورت خوشبو لگا کر نکلتی ہے اور کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ویسی ہے، یعنی زانیہ ہے۔'' (سنن ابوداود)

6۔ عید کا روزہ رکھنے سے نبی (ﷺ) نے منع فرمایا ہے، لہذا یہ جائز نہیں ہے۔ البتہ اس دن کے بعد ماہ شوال میں ہی چھ نفلی روزے رکھنے کی بڑی فضیلت ہے۔ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: ''جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے، اس کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے تو گویا کہ اس نے پورے سال کے روزے رکھے۔'' (صحیح مسلم)

7۔ عید الفطر کے روز عید گاہ جانے سے پہلے طاق عدد میں کھجور یا کوئی میٹھی چیز تناول کریں۔ رسول اللہ (ﷺ) عید الفطر کے دن چند کھجور تناول فرما کر عید گاہ جایا کرتے تھے اور عید الاضحیٰ کے دن نماز عید کے بعد قربانی کے گوشت میں سے تناول فرمایا کرتے تھے۔

8۔ عید گاہ تک پیدل جانا سنت ہے البتہ عید گاہ دور ہو یا آدمی معذور ہو تو سواری پہ جانا بھی جائز

ہے۔

9۔ تمام مسلمان مرد، عورتیں، بچے، بوڑھے، غلام، آزاد سبھی عیدگاہ جائیں۔ ام عطیہؓ سے مروی ہے کہ نبی (ﷺ) نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روز پردہ نشین دوشیزاؤں، چھوٹی بچیوں اور حائضہ عورتوں کو عیدگاہ کے لئے نکالیں، البتہ حائضہ عورتیں نماز کی جگہ سے علیحدہ رہیں گی اور مسلمانوں کی دعاؤں میں شریک ہوں گی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ) بعض عورتیں ایسی بھی ہیں جن کے پاس چادر نہیں ہوتی؟ فرمایا: ''جس عورت کے پاس چادر نہ ہو وہ اپنی بہن سے لے لے۔'' (صحیح بخاری)

10۔ نماز عید مسجد سے باہر کسی میدان میں ادا کرنا مسنون اور افضل ہے۔ کسی عذر کی بناء پہ مسجد میں ادا کرنا بھی جائز ہے البتہ حائضہ مسجد میں داخل نہیں ہوں گی۔

11۔ نماز عید (کی دو رکعت) سے پہلے یا بعد میں کوئی نفل نماز نہیں ہے، لیکن اگر لوگ نماز عید مسجد میں ادا کریں تو پھر مسجد میں داخل ہو کر بیٹھنے سے قبل دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کریں گے۔

12۔ نماز عید کے لئے نہ اذان ہے اور نہ ہی اقامت۔

13۔ نماز عید کی پہلی رکعت میں سات (زوائد) تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ (زوائد) تکبیریں ہیں اور تکبیروں کے بعد قرات ہے۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''صحیح بات یہ ہے کہ تکبیرات عیدین کے معاملے میں بڑی گنجائش ہے، جو چاہے چار چار کہے، اور جو چاہے پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ کہے۔ یہ سب جائز ہے اور ان میں سے جس پر بھی عمل کر لے تو سنت کے مطابق عمل کیا۔ تعصب اور فرقہ بندی کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر چہ سات اور پانچ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہیں۔'' (سلسلہ احادیث صحیحہ)

14۔ پہلے نماز عید ادا کی جائے گی، اسکے بعد خطبہ دیا جائے گا۔عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے رسول اللہ (ﷺ)، ابوبکر، عمر اور عثمان (رضی اللہ عنہم) کے ساتھ نماز عید ادا کی، یہ تمام حضرات خطبے سے پہلے نماز پڑھتے تھے۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

15۔ جس شخص کی نماز عید فوت ہو جائے اس کے لئے راجح یہی ہے کہ اس کے لئے قضاء میں دو رکعت ادا کرنا جائز ہے۔

16۔ اچھے الفاظ کے ذریعہ اپنے رشتہ داروں، پڑوسیوں اور دوستوں کو عید کی مبارکباد دینا جائز ہے جیسا کہ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم اجمعین) کے بارے میں آتا ہے کہ جب وہ عید سے واپس ہوتے تو ایک دوسرے سے کہتے: " تقبل الله منا و منكم " یعنی: ''اللہ تعالی ہمارے اور آپ کے اعمال قبول فرمائے۔''

دیگر اچھے کلمات اور دعاؤں کے ذریعہ بھی ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد دی جاسکتی ہے بشرطیکہ خلاف شرع نہ ہو۔

17۔ عید گاہ ایک راستہ سے جانا اور دوسرے راستہ سے گھر واپس آنا سنت ہے۔لہذا نماز وخطبہ کے اختتام کے بعد عید گاہ سے واپس آتے وقت الگ راستہ اختیار کریں۔

اس کی حکمت کے متعلق ایک قول یہ بیان کیا جاتا ہے کہ: تاکہ روز قیامت دونوں راستے آپ کے حق میں گواہی دیں۔روز قیامت زمین اپنے اوپر انجام دئے گئے خیر اور شر کے عمل کی گواہی دے گی۔

18۔ عید کے دن رشتہ داروں، پڑوسیوں اور دوستوں کے ساتھ ملاقات کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ بلکہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ نمازِ عید کے لئے راستہ تبدیل کرنے کا حکم بھی اس لئے دیا گیا ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں سے ملاقات ہو۔

☆ عید کے ایام میں جائز تفریح:

عید کے ایام میں شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے اپنے اہل وعیال اور احباب واقارب کے ساتھ مل کر خوشی کا اظہار کرنا چاہیئے۔ طبیعت کو ذرا آزاد چھوڑ کر خوب کھل کر خوشی منانی چاہیئے، اسی لئے دونوں عیدوں میں روزہ رکھنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔

عید کے دن ہمیں خوش ہونا چاہیئے حالات چاہے جو بھی ہوں۔ ہر انسان آزمایا جا رہا ہے۔ جب اللہ چاہتا ہے کہ ہم خوش ہوں تو دل نہ بھی چاہ رہا ہو تو بھی خوش ہو جائیں، اپنے رب کے لئے۔ ہمار چہرے پہ ویسی ہی مسرت کی چمک ہو جیسی رسول اللہ (ﷺ) کے مبارک چہرے پر ہوتی تھی۔ کعب بن مالک (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ جب بھی کوئی خوشی حاصل ہوتی تو آپ (ﷺ) کا چہرہ اس قدر چمکتا گویا کوئی چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم آپ (ﷺ) کے چہرے کی رونق اور چمک سے سمجھ جاتے کہ آپ (ﷺ) اس وقت انتہائی مسرور ہیں۔ (ریاض الصالحین)

الحمد للہ شریعت میں لوگوں کی آسانی وسہولت کے پیش نظر ایسی چیزیں موجود ہیں جو عید کے دنوں میں مسرت وشادمانی کا سامان پیدا کرتی ہیں۔ مثلاً:

1۔ فیملی کے ساتھ خوبصورت علاقوں کی سیر کے لئے جانے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ وہاں کوئی غیر شرعی امور نہ ہوں۔

2۔ ابن حجر رحمہ اللہ نہ کہا: ''عید کے دنوں میں اہل خانہ کے لئے ہر قسم کی فراوانی کریں تاکہ ان کا دل خوشگوار ہو جائے، بدن کو عبادت سے کچھ راحت دیں، اور آج کے دن (نفلی) عبادت (کی کثرت) سے دوری بہتر ہے، نیز اس میں یہ بھی ہے کہ عید کے دنوں میں اظہار مسرت دینی شعائر میں سے ہے۔''

3۔ کھانے پینے کی چیزوں میں فضول خرچی کے بغیر مناسب اضافہ کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

4۔ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے کہا: ''عید کے دنوں میں یہ کام بھی کیا جا سکتا ہے کہ لوگ آپس میں تحائف کا تبادلہ کریں اور ایک دوسرے کو کھانے کی دعوت دیں، اکٹھے ہو کر اظہار مسرت بھی کریں۔''

5۔ اسی طرح موسوعہ فقہیہ میں ہے کہ: ''عید کے دنوں میں اہل خانہ پر ہر قسم کی فراوانی کرنا لازمی امر ہے، جس سے دل خوشگوار ہو جائے، بدن کو عبادت سے کچھ راحت دیں، اسی طرح عید کے دنوں میں اظہار مسرت اس دین کے شعائر میں سے ہے، عید کے دنوں میں مسجد میں یا کسی اور جگہ کھیل کود کرنا جائز ہے، بشرطیکہ کھیل کود کا انداز وہی ہو جو عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی حدیث میں ہے جس میں حبشی لوگوں کی نیزہ بازی کا ذکر ہے۔''

6۔ اپنے (اور غرباء و مساکین کے) بچوں کو مناسب عیدی دیں، ان کے لئے ضرورت کے مطابق مناسب نئے نئے کپڑے خرید لیں، اور رب کی نعمت کا اظہار کریں، البتہ اس بات کی اجازت نہیں کہ ہم اظہار نعمت کے ساتھ حسد، تکبر یا ریا کاری شامل کر لیں۔

اگر اللہ تعال نے آپ کو مال سے نوازا ہے تو بچوں کے بہت زیادہ قیمتی کپڑوں اور عیدی کی صورت میں اس کی اتنی نمائش نہ کریں کہ غرباء و مساکین اور ان کے بچوں کے دل غمگین ہو جائے۔

☆ چند کوتاهیاں اور غلطیاں:

1۔ بعض لوگوں کا اعتقاد ہے کہ عید کی رات عبادت کے لئے شب بیداری کرنا مشروع ہے۔ یاد رہے کہ ایسا کچھ بھی نبی (ﷺ) سے ثابت نہیں ہے، لیکن اگر کوئی شخص ہر رات کو قیام کرنے کا عادی

ہوتواس کے لئے عید کی رات بھی قیام کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2۔ بعض لوگ ایام عید (اور باقی ایام میں بھی) اپنے کپڑے کوٹخنوں سے نیچے لٹکاتے ہیں جبکہ ایسا کرنا حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔

3۔ بعض لوگ اپنی داڑھی منڈواتے ہیں یا اسے چھوٹا کراتے ہیں، ایسا کرنا حرام اور مشرکین ومجوس کی موافقت ہے۔

4۔ بعض لوگ عید کے موقعہ پہ مبارکباد کا تبادلہ کرتے وقت غیر محرم عورتوں سے مصافحہ کرتے ہیں، جبکہ نبی (ﷺ) نے اجنبی عورتوں سے ہاتھ ملانے کی اجازت نہیں دی ہے۔

5۔ کئی لوگ غیر محرم عورتوں سے خلوت میں ملاقات کرتے ہیں۔

6۔ بہت ساری عورتیں گھروں سے بے پردہ ہوکر، خوب بناؤ سنگھار کر کے نکلتی ہیں۔

7۔ اقرباءاور فقراء ومساکین کے حقوق کا خیال نہ رکھنا بھی بڑی کوتاہیوں میں سے ہے۔

8۔ قبرستان کی زیارت کرنے کو عید کے روز ہی خاص کرنا عید کے مقاصد خوشی وسرور اور اس کے شعار فرحت کے مناقض ہے، لہذا اس سے پرہیز کیا جائے۔

9۔ بعض نوجوان باجماعت نماز ادا نہیں کرتے ہیں اور نمازوں کے وقت سوئے رہتے ہیں، اور کچھ تو شوال کا چاند دیکھتے ہی مساجد کو الوداع کرتے ہیں۔

10۔ عیدگاہ اور سڑکوں پہ مردوں اور عورتوں میں اختلاط، اور مردوں کے ساتھ دھکم پیل کرنا بھی عید کے ایام میں عام پایا جاتا ہے۔ ایسا کرنے میں عظیم فتنہ اور بہت زیادہ خطرہ ہے، اس سے بچنا واجب ہے۔

11۔ بعض عورتیں بے پردہ اور بن سنور کر خوشبو لگا کر گھروں سے نکلتی ہیں۔ یہ مصیبت اور بیماری

بھی عام ہو چکی ہے۔ایسی عورتوں کو رسول اللہ (ﷺ) نے زانیہ قرار دیا ہے۔

12۔ بعض نوجوان خوشی کے نام پہ اپنی عید موسیقی اور گانے سننے میں ضائع کرتے ہیں۔یہ وبا بہت پھیل چکی ہے اور عام ہونے کی بناء پر لوگ اس میں سستی و کاہلی سے کام لیتے ہیں اور کچھ تو اسے جائز تصور کرتے ہیں۔

☆ حقیقی خوشی اور شادمانی کس کے لئے؟

حقیقت میں آج کا دن اسی شخص کے لئے خوشی اور مسرت کا دن ہے جس نے ماہ رمضان کے مکمل روزے رکھے، جس نے فرائض کے علاوہ تراویح بھی پابندی سے ادا کی، جس نے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں قیام کیا، جس نے رمضان المبارک میں سچی توبہ کی، جس نے ماہ رمضان میں اللہ تعای کو راضی کرلیا، جس نے ماہ رمضان کے ان مبارک ایام میں اپنے گناہوں کی مغفرت حاصل کی، جس نے اللہ تعالیٰ کے دربار میں راتوں کے قیام میں رو رو کر اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچا لیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارا نام بھی ایسے ہی خوش نصیبوں کی فہرست میں درج کرے ہمیں ہر شر سے محفوظ رکھے اور ہمارے نیک اعمال قبول فرمائے۔ آمین

☆☆☆

نوٹ: انسانی کام ہونے کی بناء پہ بے شک میری اس مختصر تحریر میں خطائیں متوقع ہیں، لہذا نشاندہی فرما کر شکریہ کا موقع عنایت کریں۔

یاسر احمد شیخ / جنگل ناڑ اونتی پورہ کشمیر

18 اپریل 2023ء/ 8:30 شام

واٹساپ: 8899011926